شذرات

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

یورپ میں مقیم مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

انبیاء کی گستاخی اور قادیانی گروہ، قومی خزانے کا ضیاع

برطانوی اور فارن بائبل سوسائٹی اینڈ چرچز کی ایک سروے رپورٹ میں اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ عیسائیت کا مذہب اختیار کرنے والے تمام غیر مذاہب کے لوگ عیسائیت کے بعض پرانے عقائد کی مخالفت کے باوجود اپنی عیسائی بیوی اور گرل فرینڈ کے اصرار پر عیسائیت کی طرف راغب ہو رہے ہیں رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران عیسائی مذہب قبول کرنے والے ۵۱۱ اشخاص کے بیان کے مطابق یہ لوگ اپنی محبوبہ اور بیوی کے بار بار اکسانے اور بعض غلط فہمیوں کے ازالہ اور چار سال کی رفاقت کے بعد اپنا مذہب ترک کر کے خاموشی کے ساتھ گرجا گھر جا کر عیسائیت قبول کر چکے ہیں اس کے علاوہ گناہوں کے بدلے معافی کے عقیدے نے بھی غیر مذاہب کے لوگوں کو عیسائیت کے فرقہ میں شامل ہونے کی ترغیب دی ہے۔

(جنگ ۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

مذکورہ بالا خبر برطانیہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں بالخصوص وہ نوجوان جو عیسائی اور انگریز محبوبہ کی زلف کا اسیر ہو چکا ہے یا پھر وہ احباب جن کے گھروں میں شریک حیات ابھی تک عیسائیت کے دامن سے وابستہ ہے کے لیے ایک بہت بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے یوں تو صلیبی قوتوں کے مذہبی رہنما اسلام کو ایک نظر دیکھنا پسند نہیں کرتے اور مسلمانوں کو عقائد اسلامیہ سے بیگانہ کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جاتے ہیں، شکوک و شبہات کے زہریلے کانٹے ان کے دل و دماغ میں چبھو دیئے جاتے ہیں تاکہ مسلمان نوجوان ایمان اور کفر کے درمیان تمیز ختم کر دے۔

عیسائیت کا اختیار کرنا یا نہ کرنا یہ بعد کا مرحلہ ہوتا ہے پہلے مرحلے میں انہیں اسلامی عقائد و اعمال سے بے گانہ کیا جاتا ہے اور پھر انہیں عیسائیت کے دام تزویر میں گرفتار کر لیا جاتا ہے قارئین نے پچھلے شماروں میں چرچ آف انگلینڈ کا ایک منصوبہ پڑھا ہوگا جس میں یہ طے پایا تھا کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانا الحمدللہ میں

شامل ہے اور دوسری اقوام کو بھی عیسائیت میں لانا ہوگا۔ (جنگ ۱۲ نومبر ۱۹۹۶ء) اور اب مذکورہ خبر سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ مسلمان نوجوانوں اور مسلمان گھرانوں میں عیسائیت کا حملہ تیز سے تیز تر ہو چکا ہے۔ محبوبہ کی فرمائش، محبوبہ کی رہائش، محبوبہ کے توسط سے یورپ میں مستقل قیام! حقیقت میں مسلمانوں کے ایمان وعقائد کا سودا ہوتا ہے اور عشق ومحبت کا بھوت یا یورپ میں مستقل قیام اور دولت کی ہوس یہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔

عیسائی مشنریوں اور مبلغوں کا کثرت سے آنا جانا ہوتا ہے اور وقت آتا ہے کہ وہ سب کچھ بھول کر عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اگر سالوں بعد بھی ہوش آتا ہے تو اس وقت ہاتھ میں کچھ نہیں بچتا نہ بیوی باغیرت رہتی ہے اور نہ اولاد مسلمان بن سکتی ہے اور یہ سب کچھ محض سفید چمڑی کا عشق یا مستقل قیام کی خواہش کا نتیجہ ہے جو وہ دیکھ رہا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

علامہ محمد اقبال مرحوم نے مسلمان نوجوانوں کی اس ذہنی کشمکش کے موضوع پر ہم یورپ میں رہنے والے تمام مسلمانوں بالخصوص ان احباب سے جن کے گھرانوں میں عیسائی خواتین شریک حیات کے طور پر موجود ہیں یہ گذارش کریں گے کہ خدارا اپنے عقائد وایمان اسکی اصلاح اور حفاظت کے لیے فوری طور پر کوئی موثر قدم اٹھائیں۔ عقائد واعمال کے ذریعہ یہ واضح کر دیا جائے کہ ہم کسی قیمت پر بھی اپنے ایمان کا سودا کرنے کے لیے تیار نہیں اور نہایت ہی تحمل کے ساتھ ان عیسائی خواتین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے عقائد اسلامیہ سے واقف کرایا جائے اور اس بات کی بھرپور جدوجہد کی جائے کہ آپ کے گھر میں مقیم عیسائی بیوی اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر بہ رضا ورغبت اسلام قبول کر لیں تاکہ آنے والی نسل کا بھی دین وایمان محفوظ رہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس سلسلے میں ذرہ بھر بھی کوتاہی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا گیا۔ دولت وثروت کے حصول میں ان اہم مسائل سے صرف نظر کر لی گئی تو یاد رکھئے اس کا انجام انتہائی عبرتناک ہوگا۔ نہ بیوی آپ کی رہے گی نہ آپ کے بچے آپ کو باپ تسلیم کریں گے بلکہ آپ کو اپنا ایمان خطرہ میں نظر آنے لگ جائے گا (اس قسم کے کئی واقعات سامنے آبھی چکے ہیں) اسی طرح۔

یورپ اور برطانیہ میں مقیم علماء کرام اور مبلغین کے لیے بھی یہ خبر ایک لمحہ فکریہ ہے انہیں بھی اپنے گرد وپیش ہونے والے حالات وواقعات پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور جن گھرانوں میں اس قسم کے مسائل پیدا ہو چکے ہیں۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس گھر کی عیسائی خاتون اسلام کی پناہ میں آجائے اس کے لیے چھوٹے چھوٹے لٹریچر فراہم کئے جائیں اور اس کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے تاکہ اس گھر میں اسلام کا بول بالا ہو اور اعدائے اسلام کا منہ کالا ہو۔

انبیاء کی گستاخی اور قادیانی گروہ

قادیانی گروہ کے پریس سیکرٹری مسٹر رشید چوہدری نے برطانوی ٹی وی پر دکھائی گئی ایک فلم کے متعلق کہا کہ "کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ انبیاء جیسی ذیشان ہستیوں کو مضحکہ خیز انداز میں پیش کر دیں ان کے خلاف شوخیوں سے کام لیں اور گستاخیوں میں حد سے بڑھ جائیں ایسی بے باکی کسی بھی معاشرے میں کسی بھی ہوش مند انسان کو زیب نہیں دیتی للذا ہمیں اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہیے اور ایسے پروگراموں کی خدمت کرنی چاہیئے۔"

(جنگ لندن ۲۲ اکتوبر ۹۲ء)

قادیانی جماعت کے پریس سیکرٹری اور مرزا طاہر کے خصوصی معاون کا یہ بیان بتا رہا ہے کہ ان کے عقیدے میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و گستاخی بری ہے اور توہین انبیاء کا مرتکب بہت بڑا مجرم ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بیان محض جھوٹ ہے اس لیے کہ قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا غلام قادیانی نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان پاک میں نہایت ہی بدزبانی اور دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کرکے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے اور آپ علیہ السلام کے دامن تقدس وعصمت پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگی اپنی زبان وقلم سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک عام مسلمان کا پیمانہ صبر لبریز ہو جاتا ہے۔ ذیل میں مرزا غلام قادیانی کی چند بکواسات وہفوات ملاحظہ کیجیے اور اس سے اندازہ لگائیے کہ مظلومیت و معصومیت کا ڈھونگ رچانے والے اس گروہ نے ظلم وستم کی کتنی حدیں توڑ دیں ہیں اور پیغمبر بننے کے شوق میں کن کن جلیل المرتبت ہستیوں کی توہین وگستاخی کا ارتکاب کیا ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

۱۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح ص۷۵ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص۷۱ لندن)

۲۔ یہی گستاخ ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔

(چشمہ مسیحی ص۱۸ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص۳۴۶ مطبوعہ لندن)

۳۔ اسی گستاخ اور بدزبان کی تیسری عبارت دیکھیے۔

ہائے کس کے سامنے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (ضمیمہ نزول المسیح ص۱۴ روحانی خزائن ج۱۹ ص۱۲۱) افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ (ایضاً ص۳۱ ج۱۹ ص۱۳۵)

مرزا غلام قادیانی کی دیگر تالیفات میں بھی اس قسم کی گستاخانہ عبارتیں موجود ہیں۔ کیا قادیانی پیشوا مرزا طاہر اور اس کے معاون ان عبارتوں سے لاعلم ہیں یا انہوں نے ان گستاخانہ عبارات سے برآت کا اظہار کر دیا ہے؟ اگر اب بھی وہ مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا اور دیگر عبارات پر قطعی یقین رکھتے ہیں تو پھر اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ جنگ لندن میں شائع شدہ بیان خالص جھوٹ اور دروغ بیانی ہے اور یہ گروہ بھی حضرت عیسیٰؑ کی گستاخی میں اسی طرح کا برابر شریک ہے جو یہودی اور عیسائی کرتے رہتے ہیں۔

پیش نظر رہنا چاہیئے کہ بعض اوقات قادیانی مبلغین ان عبارات سے پریشان ہو کر یہ عذر لنگ تراشنا شروع کر دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے یہ تمام ہفوات اس عیسیٰؑ کے لیے ہیں جو عیسائی مانتے ہیں مگر ان کا یہ عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

مرزا غلام قادیانی کی مذکورہ عبارات پھر سے دیکھ لیجئے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کے الفاظ واضح کر رہے ہیں کہ اس سے مراد کون ہے؟ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے توضیح مرام، تحفہ قیصریہ اور ضمیمہ براہین احمدیہ وغیرہ میں اسکی تصریح کر دی ہے کہ مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔

سو قادیانیوں کی یہ تاویل ایک مغالطہ اور دجل ہی ہے حق یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے توہین انبیاء کا ارتکاب کیا ہے اور یہ کفر صریح ہے۔ کیا قادیانی پریس سیکرٹری ان عبارات کی مذمت میں جرات کر سکتا ہے اگر نہیں تو پھر بقول آپ کے یہ سراسر پاگل پن ہے ہوش مندی کی بات نہیں۔

قومی خزانے کا ضیاع

وزارت خارجہ نے سال رواں کے دوران پاکستان کے دورے پر آنے والے غیر ملکی سربراہوں کو جو قیمتی تحائف پیش کئے ہیں ان پر قومی خزانے سے ۸۰ لاکھ روپے صرف ہوئے ان قیمتی تحائف میں صرف آموں کے تحفے دینے پر ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ ہوئے جو ایک غیر ملکی وفد کو پیش کئے گئے۔ دوسرے تحائف میں ہاتھ کے بنے ہوئے قالین پیش کئے گئے جن کی خاص بات یہ ہے کہ وہ اسلام آباد کی انتہائی مہنگی مارکیٹ سے خریدے گئے تھے جبکہ اسی معیار کے قالین ملک کے تمام حصوں میں باسانی سستی قیمت پر دستیاب ہیں سرکاری خزانے سے ہونے والی اس شاہ خرچی کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ یہ بھی ہے کہ ایک عرب حکمران کے دورہ کے موقع پر ہونے والی صرف ایک ضیافت پر ۱۲ لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ

کی گئی۔ (جنگ لندن ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

روزنامہ جنگ لندن کی مذکورہ بالا خبر کی سرخی پڑھ کر ہم نے گمان کیا تھا کہ غیر ملکی سربراہوں کی یہ خاطر تواضع وزراء کرام نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے کی ہوگی مگر جب ہم نے پوری خبر پڑھی تو پتہ چلا کہ یہ شاندار خاطر تواضع ان کی اپنی رقم سے نہیں تھی بلکہ قومی خزانے کی تھی جسے ان وزراء نے مال مفت دل بے رحم۔ اور حلوائی کی دکان میں دادا جی کا فاتحہ سمجھ کر بے دریغ خرچ کیا۔ ممکن ہے کہ ان کو یہ پتہ ہو کہ اس وقت قومی خزانہ لبریز ہے جس پر کسی کی بھی نظر کرم پڑ سکتی ہے اس لیے یہ کار خیر ہم ہی انجام دے لیں تو شاید قوم کا مزید نقصان نہ ہو۔

پھر یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ غیر ملکی سربراہ کوئی غریب، مفلس اور فقیر تو نہ تھے اور نہ انہوں نے آموں، قیمتی قالینوں اور دوسرے قیمتی تحائف کا مطالبہ کیا تھا، اور نہ ہی آپ کے قیمتی تحائف نہ دینے پر ملکی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق تھا اور کون نہیں جانتا کہ یہ سربراہان مملکت شاہ خرچیوں اور عیاشیوں کے بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے پاس ہر قسم کے تحائف پہلے ہی موجود ہوتے ہیں۔ ان حالات میں وزارت خزانہ کے رہنماؤں نے قومی دولت کا جو ضیاع کیا ہے وہ حد درجہ لائق مذمت ہے۔

اخبار کی رپورٹ ہی کے مطابق ایک عرب حکمراں کی دعوت پر صرف ۱۲ لاکھ روپے قومی خزانے سے نکلے ہم سمجھتے ہیں کہ اس عرب حکمران نے اس بارہ لاکھ میں ۱۲ روپیہ کا بھی کھانا نہ کھایا ہوگا اور نہ ہی ۱۲ گلاس شربت کے پیئے ہوں گے اور نہ ہی ۱۲ چمچے (SWEETS) کے لیے ہوں گے البتہ یہ بات تو اپنی جگہ یقینی ہی ہے کہ یہ ۱۲ لاکھ چمچوں کی نذر ہوگئے ہیں۔ ہے کوئی جو اس عقدہ کو حل کردے۔

کاش کہ یہ وزراء کرام ان غیر ملکی سربراہوں پر اتنی قومی دولت ضائع نہ کرتے بلکہ مناسب انداز میں ان کی خاطر تواضع کرلی جاتی۔ خود وزراء اپنے اپنے گھروں میں ان کی دعوت کرلیتے تو اتنی بڑی قومی دولت ضائع نہ ہوتی اور اگر قیمتی تحائف دینے کا شوق ہی چرایا تھا تو ان حکمرانوں کو وہ تحفہ دیا جاتا جس سے ان کی روحانیت میں اضافہ ہو۔ غیر مسلم حکمرانوں کو اسلامی کتابوں کا ذخیرہ دیا جاتا۔ انہیں مطالعہ کرنے کی تلقین کی جاتی۔ ان کے شکوک و شبہات مناسب انداز میں دور کیے جاتے، جس سے ان کا دل اسلام اور مسلمانوں کے قریب آتا اور یہ ہی سب سے قیمتی تحفہ دین دنیا میں قرار پاجاتا۔